

فتوح  
خوش  
عقيقة

تازیہ ملک

حجیدہ ثقہ نبوت اور حجیدہ ثقہ احادیث کی تدقیق میں

حجیدہ ثقہ نبوت اور حجیدہ ثقہ احادیث اور

## آخLR صاحب و تابعین کی روشنی میں

مہاجرہ رازی

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی بنیاد زبان، قوم اور ریگ، نسل پر نہیں ہے۔ بلکہ دین اسلام کی بنیاد جن بنیادی اور کان پر قائم ہے وہ حیدری تعالیٰ، رسالت و ختم نبوت حضرت محمد ﷺ اور عقیدہ محدثین کی مدعیات میں ملکیت آئیں میں فروعی اخلاقیات کے باوجود ایک جنم کی میاند ہیں۔ اور اسی وجہ سامن مسلم کا وجود بھی قائم ہے کیونکہ یہ امت اسلام کا بن بنیادی حکم و نظریات کی حامل ہو رکھا گرفتار ہے۔ لیکن وجہ ہے کہ جب کوئی فرد یا جماعت اسلام حکم و نظریات میں سے کسی ایک کا انکار یا خلافت کرنا ہے تو دین اسلام سے اس کا کوئی تعلق باقی نہیں رہتا اور ایسا فرد یا جماعت اسلام سے خارج کر دیا جانا ہے۔

نبوت و رسالت انسان کی سب سے اہم بنیادی اور ضروری ضرورت ہے۔ جو بتداء حکیم انسان سے حصہ عیسوی سکھنے کی علاقی میں اور دیگر بنیادیوں پر قائم ہونے والے انسانی معاشرے کی اصلاح اور فلاح کیلئے الگ الگ انہیا مورکل کی بیٹت کی شعل میں ہوتی رہی۔ مگر جب حکمت الہی کے حقیقی اور مسئلہ عمل کے نتیجے میں دنیا کے گھر ہنری، تمدنی، ہوا اصلانی اور وطنی احوال میں کھو رکھتی کر گئے کہ پوری دنیا کا یہی عیسیٰ مسیح کی نہاد سے ہبہ کرنا ممکن ہو گیا اور قیامت تک کلیئے دین اور دین کے مرچمیوں ”کتاب و سنت“ کی حفاظت کے اس باب پر ہاؤ گئے تو حضرت محمد ﷺ مصطفیٰ ﷺ کو رب العالمین نے ”خاتم النبیین“ ناکر سمعوت فرمایا اور کویا یہ طے کر دیا گیا کہ قیامت تک کے کرانے والے زمانہ اور پورے کرہ ارض میں یعنی والے جہات اور انسانوں کیلئے صرف یہی ذات القدر ﷺ وہ رہ چکر ہے۔ جس کی پیروی ہی میں ان کیلئے الگ نہاد سے موجود ہے۔ جو دنیا اور آخرت دلوں کیلئے کافی ہے۔

دین اسلام میں جس طرح تو حیدری تعالیٰ، رسالت و قیامت کے بنیادی، قلبی اور اصولی حکام کو ایمان لانا لازمی ہے۔ بالکل ہمی طرح حضرت مصطفیٰ ﷺ جو کہ اللہ تعالیٰ کے آخزی خبر ہیں اور اب آپ کی بیٹت کے بعد یہ قیامت تک کوئی دعا رانی یہاں نہیں ہو گا اور نہیں کسی دعا رے ٹھنڈے اب یہ باب نبوت کھولا جائے گا اس لیئے اب جو شخص بھی ختم نبوت کے اس سبق کا انکار کرے یا تاویل و تحریف کرے وہ بلا اثاث امت مذرا اسلام سے خارج ہے۔

اسلام کی چودو سال تاریخ میں تمام مسلمان بلا اثاث اس امر پر متفق ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا نہاد

**حیدہ ختم نبوت آن دعوت آزاد حابہ بیکن کی بحثی میں**

میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اور آپ کے بعد اب قیامت تک کوئی نبی اور کوئی رسول مجبوٹ نہیں ہونے والا ہے۔ ختم نبوت سے حضرت آن مجید میں موجود آیات کی تصریح کا بھی یعنی مطلب صحابا کرام نے صحابا اور اس پر ہی عمل کرتے ہوئے انہوں نے ہر اس شخص سے جگہ کی جس نے اخترست کے بعد ہوا نبوت کیا۔ صحابا کرام کے بعد یعنی مطلب بعد کے ہر دور میں تمام مسلمان سمجھتے رہے اور اسی وجہ سے مسلمانوں نے اپنے درمیان کسی بھی ایسے شخص کو برداشت نہیں کیا جس نے نبوت کو ہوتی کیا ہو۔

امت مسلمہ کا اس معتقد عقیدے کے خلاف قادیانیوں نے اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ "نام انجمن" کی نزاکت اور نئی تغیر کی کہ نبی اکرم ﷺ "جیوں کی ہر" ہیں۔ اور اس کا مطلب بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد اب جو بھی نبی آئے گا اس کی نبوت آپ کی ہر تصدق لگ کر صدق ہوگی۔ بھی وہ نبی نہیں اور انوکھی تغیر و تبیر تھی جو قادیانیوں نے امت مسلم کی متفق علیہ تغیر سے ہٹ کر احتیار کی۔ تغیر کا یا اختلاف صرف ایک لفظ کی تاویل و تغیر بک محدود نہیں رہا بلکہ قادیانیوں نے آگے بڑھ کر صاف اعلان کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد ایک نہیں بزرگوں نے آئکے ہیں۔ ختم نبوت کا یہ نیا نہیں اور بزرگوں نے نبی آنے کا مکان اسلام کی چوڑیہ و سالہ تاریخ میں ہو سے زیادہ آیات قرآنی دعوے سے زائد احادیث مبارکہ سلسلہ دادیں و آنکر دین اور اجماع امت کے خلاف تھا اور اس ختم نبوت کے نیع منہوم اور بزرگوں نے نبی آنے کے امکان نے اُنہیں امت سے مسلمہ سے جدا کر دیا۔ ( واضح رہے کہ کوئی بھی اسلامی عقیدہ قرآن مجید کی فرضی اور احادیث متواترہ کی روشنی میں تذییب پاتا ہے عقیدہ ختم نبوت آن مجید اور احادیث متواترہ سے واضح اور قطی طور پر ثابت ہے۔ چودہو سال سے امت مسلمہ نے عقیدہ ختم نبوت کو وہی محتی و مفہوم لیتے جو کہ قرآن مجید اور احادیث متواترہ میں بیان کئے گئے۔ ختم نبوت کا ان سعی و مفہوم کو بختنے میں امت مسلمہ میں کبھی بھی کبھی کبھی کوئی زرہ اور اختلاف نہیں رہا۔ عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت سے مراد یہ نہیں ہے کہ امت مسلمہ نے عقیدہ ختم نبوت پر اتفاق رائے اور اجماع کر کے اس عقیدے کو ختم دیا ہے۔ بلکہ یہاں عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت سے مراد یہ ہے کہ امت مسلمہ کا اس عقیدے کو بختنے میں بھی اتفاق رہا ہے۔)

اس طرح ختم نبوت کی تغیر سے مکملے والے دعاوے کے زریعے سرزا غلام احمد قدمیانی نے اپنی نبوت کا گوئی کیا اور قادیانی گروہ نے مرزا کس کو گوئی متوں میں حلیم کیا۔ "مس شریعت اسلامی نبی کے جو حقیقتی کرتی ہے اس حقیقتی سے حضرت صاحب (لتئی سرزا غلام احمد قدمیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں بلکہ حقیقتی نبی ہیں"

(ہدایہ الدینوں - سرزا شیر الدین محمد قدمیانی ص 174)

حیدہ ختم نبوت فر  
حیدہ ختم نبوت آزاد طابہ میں کی تدقیق میں

مرزا غلام احمد قادری کے دو نئی نبوت کا لازمی تجویز کیا تھا کہ جو بھی شخص مرزا کی نبوت پر ایمان نہ لائے وہ کافر اور دیا جائے۔ چنانچہ قادریانہوں نے بھی سکی کیا اور انہوں نے ان تمام مسلمانوں کو اپنی تحریر و تقریر میں اخلاقیہ کافر قرار دیا جنوں نے مرزا غلام احمد قادری کی کونی تھیں ماں۔ قادریانہوں کا مسلمانوں سے اختلاف صرف مرزا غلام احمد قادری کی نبوت کے محتاطے میں ہی تھیں تھا بلکہ خود قادریانہوں نے اپنادا اپنا اسلام، اپناء قرآن اپنی نماز اپنا روزہ، غرض کا پنی ہرج مسلمانوں سے الگ قرار دی۔ جس کا ختنی تجویز نامہ برلن کے غیر مسلم اقویت ہونے کی شیل میں تکلا اور امت مسلم نے ان ساتھ تمام تعلقات متقطع کر لیے۔

قرآن مجید تعلیمات اسلامیہ کا اخذ اول ہے۔ جس انسانیت کیلئے زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔ حیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد اور اسی اساس ہے جس نے امت مسلمہ کو حدت اور احکام کی دوڑی میں باندھ دکھا ہے۔ ختم نبوت کے حیدہ پر تمام فرزدان اسلام کا جسح ہونا رسول اکرم ﷺ کا بجزہ اور اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی رحمت ہے۔ قرآن مجید میں اس حیدے کے حالے سے کم و مثیل ایک سے زائد آیات مبارکہ موجود ہیں۔ ذیل میں ہم آغاز گنگو کے طور پر حیدہ ختم نبوت کے حالے سے چند آیات و احادیث اور آثار صحابۃ میں کا خصر اجازہ ملے رہے ہیں۔

**حیدہ ختم نبوت قرآن مجید کی روشنی میں**

سورہ حزاب میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

”فَاكَانَ مُحْسِنًا“ ایسا اخڈ میں ز جالکم و لکن رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ  
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔“ (احزاب ۲۵:۳۳)

”عَلَيْهِ تَهَارَ سَرِولَ میں کسی کے باپ نہیں۔ بلکہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ کو ہرج کا علم

۔۔۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین کہہ کر یہ اعلان فرمادیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کی اس جہاں میں تشریف اوری کے ساتھ مسلمانوں کی نسبت درست ختم ہو چکا ہے اب قیامت تک کسی کو نہ منصب نبوت پر فائز کیا جائے گا اور نہی منصب رسالت پر۔

خواجہ سعید نے متعدد احادیث متواریہ میں خاتم النبیین کے بھی محتی مصنفوں فرمائے۔ جس کے بعد اب خاتم النبیین کے محتی و منہوم میں کسی حتم کا نتھ کوئی ابھام ہاتھی رہتا ہے اور نہی اب ہر یہ کسی خوشی میں کی جگہ نہیں

---

 حجیدہ ختم نبوت آن دعست آزاد طابہ بیکن کی بحثی میں  
 حفاظت نوبت بر

خود رت باتی رہتی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن تیمیہ اسی تصور کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”یہ جان لئا پائے کہ جب نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کی جانب ستر آن دعست کے لفاظ کی تحریک قوی صحیح معلوم ہو جائے تو ہماری کی صورت میں باہر ن انتہا ان کھلاوہ دوسروں کا قول کی خود رت نہیں رہتی۔“ (الایمان 271)

### آئندہ لفت کے تردیدیک خاتم کے معنی

علام راغب امنہلی علماء امام عامل بن حماد الجوہری علامہ ابن حنور، اور علامہ الحبیدی سمیت تمام آئندہ لفت نے خاتم کے معنی آخری نبی اور انیماء کے آخری فرد کے لیے۔ امام راغب امنہلی انفرادات میں خاتم کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا هُوَ خَتَمُ الْذِي وُهِيَ قِيمَةٌ لِّمَجِيدِهِ“

”خنوش ﷺ کو خاتم الانبیاء اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم فرمادیا۔ لیکن آپ کی تحریف آوری سے نبوت تمام ہو چکی ہے۔“

علامہ ابن حنور کے ذریکے خاتم کے معنی یہ ہیں ”وَخَاتَمُ الْقَوْمَ وَخَاتَمُهُمْ وَخَاتَمُهُمْ أَخْرَهُمْ وَمُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الْصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔“ خاتم القوم، خاتم القوم (بکسر الراء) اور خاتم القوم (فتح الراء) ان سبکاتی ہو قوم کا آخری فرد اسی نسبت سے خنوش ﷺ کو خاتم الانیماء کہا جاتا ہے۔ کیونکہ آپ بھی با انبیاریت اور انیماء کے آخری فرد ہیں۔

### آئندہ تفسیر کے ذریکے خاتم الدین کے معنی

ای طرح جلد آئندہ تفسیر ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ عالمہ افسر بن جریر طبری علامہ رجسٹری علامہ ابن حوزی، علامہ فخر الدین رازی، علامہ بیضاوی علامہ ابن کثیر علام جلال الدین سیوطی، علامہ امام علی، علامہ شوکانی علامہ سید محمود الکوی اور قاضی شاکر اللہ پانی پتی نے بھی آئندہ نبوت کے خاتم الانبیاء کے معنی آخری نبی اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے کے لیے ہیں۔

ترجمان القرآن حضرت عبد اللہ ابن عباس تفسیر ابن حبیب میں لکھتے ہیں۔ ”خَتَمَ اللَّهُ وَهُوَ النَّبِيُّنَ قَبْلَهُ فَلَا يَكُونُ نَبِيًّا بَعْدَهُ۔“ خاتم کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سلطانیمہ خنوش ﷺ کی ذات اقدس پر ختم فرمادیا ہے۔ میں آپ ﷺ کو بعد کوئی نبی مجوہ نہیں ہو گا۔

علام افسر بن علامہ ابن جریر طبری تفسیر طبری میں لکھتے ہیں۔“ولَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ

سیاست

حیدر نجم تدوت آن و صفت آن در کتاب میکن کی شفیعی میں

الذى ختم النبوة فطبع عليها فلاتر تفتح لاحد يعلمه الى قيام الساعة (تقسيم طبرى جلد ١٠ اجزء ٢٢ ص ١٢)

”لَكُنْ أَبِيكُنْ اللَّهُ كَرِبَولُ ہیں اور خاتم النَّبِيِّنَ لَعْنَ وَهَسْتِی جس نے (میوٹ ہوک) سلسلہ نبوت ختم فرمادیا ہے اور اس پر پھر شمعت کردی ہے۔ اور قیامت تک یہ کسی کلیئے نہیں مکمل کر سکتے ہیں کا اگر خاتم النَّبِیِّنَ بکسر الراء و پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے انہے الذی ختم الانبیاء ”وَهَذَا تِنْجِیٌّ مِّنْ جِنْوَنِ جَنْوَنِ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ“ دوسری صورت میں اگر خاتم النَّبِیِّنَ سچا ہو تو اس کا معنی ہو گا ”انہ آخر الانبیاء“ بمشکل آپ سے آخری نبی ہیں۔“

اکبریں امت کے تربیک خاتم النبیین کے مددی

آخر لغت اور آخر تحریر کی طرح اکابرین فقہاء محدثین نے بھی خاتم النبیین کو عیسیٰ مسی و منہومہ را دلیئے جوں سے قل آندر لغت اور آخر تحریر نے لیئے تھے اور ان کا موقف بھی سمجھی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخزی نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعریف لاکر بیان لاغیا۔ مسلم اسلام فرمادیا اور اب آپ کے بعد کوئی نبی مبوت نہیں ہو گا۔ یہ امت کا دہداجی فیصلہ ہے جس کے بعد وہی نبوت کفر و اور کذب و اخرا ہے۔ اسی وجہ سے نام اعظم الاب حنفیہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی زد دیکھ لے جو شدید نبوت سے دلکش کا طلب کرنے بھی کفر ہے۔  
نام اب حضرت طحاوی کے مطابق "حضورا کرم تھا" کے بعد ہر قسم کا وہی نبوت بعثتوں و گمراہی اور خواہش نشی کی پیداوی ہے۔"

علامہ سعد الدین تھمارانی شرح حادث تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ”خی کریمؑ کا کلام (حدیث مبارکہ) اور کلام الہی جو آپ پر نازل ہوا (بُحْرَانِ مُجِيد) اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ نے مسلمانوں کو خشم کر دیا ہے اور آپ کائنات انسانی پلک تمام جن وہیں کی طرف (رسول بن کر) میجھوڑئے ہیں۔ (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوا کہ آپ آخری خی ہیں۔“

لام امن جو عقلانی فرماتے ہیں ”خی کر یعنی تمام جیوں پر فضیلت رکھتے ہیں اور اللہ نے آپ پر بثت  
و حل ختم کر دیا ہے اور آپ کے ذریعے تحریرت کی تخلیل کر دی۔“ (کتاب الناقبۃ بحکم انعامین)  
لام قسطلانی کے مطابق ”نام انعامین کا معنی ہے کہ آپ سب سے آخر میں تعریف لائیں۔ آپ نے  
سلطنت کو ختم فرمادیا اور اس پر پھر لگاوی۔“

**حَمْدُهُمْ نِسْتَأْنِدُهُمْ وَنَبْتَأْلِهُمْ كَيْنَى نِسْتَأْنِدُهُمْ**

لام المنشت الشاها حمرضا فضل برلمجي رحمت الله عليه کے مطابق "حضور پور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم" جسمن کا نام تم بیشتر میں آخر جیخانیا درستین بلا تاریخی بلا تھیں، ہو اضرویات دین سے ہے۔ جو اس کا مکر ہوا اس میں اپنی شک و شبکی راہ دے کافر مرد ملعون ہے۔" (فائدی روایت ۶۰ ص ۷۵)

صحابہ اکرم رضوان اللہ علیہما جسمی سے لے کر آج تک جتنے بھی اکابرین امت گزرے ان سب کی تصریحات تغیریات لوار طالک واقوال سے یہ بات ہے کہ حضور اکرم ﷺ

آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک نبوت و رسالت کا سلسلہ نہ ہے۔ اس لیے حضور اکرم و کے بعد جو بھی شخص نبوت و رسالت کا دوستی کر ساورہ میں اس دو سے کہا رہے میں تھی ہی تاریخیں کوں نہ کرے اپنی نبوت کوئی، روزی بخوبی نابت کرنے کیلئے لا کچھ نہ کرے اس سے کافر، مرد اور زندگی عقرا بدواجا گا۔

**بِعْثَتْ مُصْطَفَىٰ تَكَلِّمُ أَكْمَالَ هُنْتَ لَوْ تَكْمِيلُ دِينِ هِنْ**

قرآن مجید کی وردہ ماکہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

**"النَّوْمَ الْكَلْمَ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَالنَّمْتَ غَلَيْكُمْ فَنْمَتِي وَرَضِيَتِي لَكُمُ الْإِسْلَامُ**

بننا۔" (سورہ مکہ ۲۵-۳)

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کمل کر دیا اور تم پر اپنی نبوت (نبوت و رسالت محمد ﷺ کی مورث میں) تمام کر دی۔ اور تمہارے لیے اسلام کی بلور دیں (ٹائی نظام حیات) (خوب کر لیا۔"

اس آمیت مبارکیں اکل دین سے مراد دین اسلام ہے۔ جبکہ امام جنت سے مراد حضور ﷺ کی نبوت ہے۔ یعنی اسے ایمان والوں ام پر نبوت ختم ہو چکی۔ اب اس کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں اور دین اسلام کمل ہل میں تمہارے پاس آگیا۔ اب قیامت تک ہمیں دین چلے گا۔ کسی نئے نبی دین کی ضرورت نہیں۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ کا اس امت پر سب سے بڑا اعظام یہ ہے کہ ان کیلئے ان کا دین کمل کر دیا۔ اب وہ کسی دوسرے دین کی حاج نہیں اور نہ اپنے نبی ﷺ کے سوا کسی دوسرے نبی کے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو تمام نبیوں کے آخر میں جن داں کی طرف بیجا۔ جس چیز کو آپ ﷺ نے طالقہار دیا ہے۔ وہی طالل ہے اور جس چیز کو آپ نے حراثہ اور دیا اس کے علاوہ کوئی حراثم نہیں۔ اور جس دین کو آپ لائے اس کے علاوہ (قیامت تک) کوئی دین نہیں اور پر وہ چیز جس کے حظ میں آپ نے خبر دی وہ بھی ہے اس میں جو ہوت کا شانہ پر نہیں اور نہیں وہ خلاف واقع ہے۔"

---

 حدیث حمّ نبہت آن دعست آزاد طابہ بیکن کی تدقیق میں  
 حظ احمد نوبت ببر

علامہ شوکانی لکھتے ہیں کہ "آن جریا اور ان منذریان کرتے ہیں کہ اللہ نے اپنے نبی ﷺ اور ایمان والوں کو خیر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی ایمان (یعنی دین) کو کمل کر دیا۔ سب کبھی بھی اس میں اخافکی ضرورت نہیں اور نعمت کو تمام کر دیا جو کبھی بھی کم نہ ہوگی اور اسلام پر راضی ہو گیا۔ میں اب کبھی بھی ناراض نہ ہو گا۔"

## دیابتِ محمدی ﷺ کا هظام قیامت تک چلے گا

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی رشد و ہدایت کیلئے اور اپنے مقدس پیغام کو کائنات انسانی کے پہنچانے کیلئے وہی کا سلسلہ شروع فرمایا اور اپنے انبیاء کو حقائق توں میں مسیوٹ فرمائیں کہ ان پر اپنی وہی نازل کی۔ ان میں سے بعض پر صحیح اور بعض پر کلائیں اشاریں اور بعض ۔۔۔ اپنی شان کے مطابق عکلام ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا پیغام انبیاء علمیم الام کی بثت کے زرعیے نسل انسانی کے حقائق توں میں پہنچا رہا ہے آنکہ حضور اکرم ﷺ کی بثت کا وقت آگیا۔ جب حضور اکرم ﷺ مسیوٹ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بثت کے بعد بیویوں کی بثت کے نظام کو ختم کر دیا اور خلافت و نیابت عمری ﷺ کا نظام قائم کر دیا۔ اب قیامت تک بھی نظام چلے چاہنجوں کتب صحاح اور حدیث و تفسیر کی دیگر کتابوں میں یہ صدیت موجود ہے۔ حضرت ابو حازم رضی اللہ عن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"کانت بتو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلاک، نبی خلفه نبی و انه لا

نبی بعدی وسيكون خلفاء في كفرون. (صحیح البخاری کتاب الانباء)

(پہلے زمانے میں) امر ائمہ کی قیادت ان کانبیاء کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی وصل فرمایا تو اللہ پاک "ورانی مسیوٹ فرمادیے (پھر بیری بثت ہوگی) بیرے سلطہ کوئی نبی مسیوٹ نہ ہو گا۔ (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہذا بیرے سلطہ کا باب (بیرے) خلفاء ہوں گے۔ جو بکثرت ہوں گے"

اس حدیث پاک سے واضح ہو گیا کہ پہلے زمانے میں لوگوں کی قیادت کیلئے اللہ پاک نے اجماع بنت کا نظام جتنی امر ائمہ میں جاری فرمایا تھا وہ نبی آنحضرت مسیوٹ ﷺ کی بثت کے بعد اعتماد کو تحقیق کیا۔ البتہ اب اس مسلم میں لوگوں کی قیادت کیلئے قیامت تک خلافت و نیابت عمری ﷺ کا نظام چلے گا۔ حضور ﷺ کی امت کے خلفاء عی و کار اور علماء اب خلیفہ اور نائب ہوں گے۔ جبکہ حقیقی قیادت و خلافت جو کہ خلافت الہیہ سے مسرووم ہے وہ حضور ﷺ عی کی ہوگی۔ لیکن ابھی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب تخت خلافت پر ٹکن ہوئے تو لوگوں نے آپ کو ظیفہ اللہ پاک راجس کے حباب میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ "لست خلیفہ لله و لکنی خلیفہ رسول

---

حکایت نبوت پیرحدیث ختم نبوت آن دعائے آذان و حکایت میں کی تحقیق میں**الله صلی اللہ علیہ وسلم " (مقدمہ این خلدون فصل نمبر ۲۶)****"میں خدا کا خلیفہ بنیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بنوں"**

طبرانی حاکم عاصی کارا در گیر کتب حدیث و سیر میں بالاتفاق مذکور ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی شریخ خود کو خلیفہ کہتے اور دیگر تمام صحابوں مسلمین بھی آپ کو اسی لقب سے یاد کرتے ہیں۔ حلامہ این خلدون اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "منصب خلافت و لامات و نبی اور دنیوی سور کی خلافت میں صاحب شریعت حقیقی نبی کی نیابت کو کہتے ہیں"

یہاں یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمرانی کا ملک کو مکمل کروایا اور ایجاد نبوت کا نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ نبوت مخصوصیت کی خلافت و نیابت کا نظام جاری فرمایا تو اب کسی نے نبی کی بیٹت کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ نبی کا کام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نتیجہ لوگوں تک پہنچتا ہے۔ لہذا جو بھی نبوت و رسالت کا دوستی کر کے اس کے پاس بیانِ الہی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر اس کے پاس بیانِ مدنیت و فتوح و مہروہ پیغامبر کیما۔ حضور ﷺ کی آمد سے دین مکمل ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنی نصیحتِ تمام کرویں۔ کویا آپ ﷺ کی بیٹت کے ساتھی قیامت تک کیلئے اللہ تعالیٰ کا ساری انسانیت کیلئے بیان بھی مکمل ہو گیا۔ جلیسِ ایک سورت میں کسی نے نبی کی ضرورت باقی می نہیں رہتی ہے۔ لہذا اب جو بھی شخص کسی بھی محقق میں حضور اکرم ﷺ کی نبوت اور قرآن کریم کا ناقص سمجھو وہ طارہہ اسلام سے خارج ہے۔

**حضور ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہے۔****قرآن مجید کی سورہ الاراف میں اللہ تعالیٰ ارشاد ہے۔****"قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي أَنْذَلَكُمْ جِئْنِيَّا" (الاراف، ۱۵۸)****"آپ فرمادیجئے کہ اس کائنات انسانی! میں تم سبکی طرف اللہ تعالیٰ کا (بیجا ہوا) رسول ہوں"**

مذکورہ آیت حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت کی دلیل دیتے ہوئے بیان کرتی ہے کہ اس کائنات میں جب تک نسل انسانی کا ایک بھی فرد باتی رہے گا۔ خواہ اس کا تعلق کسی بھی ریک نسل قوم علاقہ اور زبان سے ہو۔ حضور ﷺ بہلا شرکت غیرے اس کے نبی اور رسول ہوں گے اور کائنات انسانی کے سارے فرمان و مکان نبوت و رسالت عمری ﷺ میں وہ اُنلیں ہیں۔ اسی تصور کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ القاء میں ارشاد فرمایا۔

**"وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولاً وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا" (القاء، ۲۹)**

حجیدہ ختم نبوت اور حادثہ کتابہ میں کی تدقیق میں

”اور (اے یارے محبوب ﷺ) ہم نے تو آپ کو تمام کائنات انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور (آپ کی رسالت کی گھوسمیت پر) اللہ کی کوایہ کافی ہے“  
سورہ بابیل ارشاد اباری تعالیٰ ہے۔

”وَمَا أَزْمَلْنَاكَ الْأَكْافِفَ لِلنَّاسِ فَيُشَنِّرُوا نَذِيرًا“ (سورہ باب ۲۳، ۲۲)

”اور (اس رسول) ہم نے آپ کو اساری ہنسانیت کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ذرا نے والا بنا کر بھیجا ہے“  
اور اللہ تعالیٰ امت محمدی ﷺ کے باسے میں فرماتا ہے۔

”كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أَخْرِجْتَ لِلنَّاسِ“ (آل عمران ۱۹۰)

”اسامت محمدی ﷺ تم بجز امت ہو، جسل انسانی (کی رہنمائی) کیلئے یہاں کی گئی ہے“  
جس طرح حضور اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک کے انسانوں کیلئے ہے بالکل اسی طرح اب قیامت تک کیلئے صرف آپ ہی کی امت ہو گی۔ لیکن جس طرح آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا بلکہ اسی طرح امت محمدی ﷺ کو بعد کوئی امت نہیں ہو گی۔ اسی وجہ سے حضور علیہ السلام نے فرمایا  
”لا نبی بعدی ولا امہ بعد امتی“ (دلاک نبوت جلد ۷، ۲۸)

”نشر لحد کوئی نبی اور نہ سیری امت کے بعد کوئی امت“ دوسری گلگل آپ نے فرمایا

”آخر الانبیاء و انتقام آخر الامم“ (من ابن ماجہ بیون العقباب فتاوی الدجال)

”میں آخری نبی ہوں لور تم آخری امت“

ان مددجہ بالا آیات و حدیث سے ثابت ہتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے ہر فرد کیلئے ہے اور اب قیامت تک صرف آپ ﷺ ہی کی امت ہو گی۔ جس طرح آپ ﷺ آخری نبی ہیں اسی طرح امت مسلم آخری امت ہے۔

تحصیل کیلئے اس عنوان پر تحصیل کیلئے بے شمار کتابیں و متیاب ہیں۔ ہم نے صرف نے چند آیات مبارکہ آغاز گلگو کے طور پر منتخب کی ہیں۔ ذیل میں جو منتخب احادیث مبارکہ مندرج کر رہے ہیں۔

ختم نبوت احادیث مبلغ کہ کی روشنی میں

واضح رہے کہ حجیدہ ختم نبوت حدیث تواتر سے ثابت ہے اور حدیث تواتر و حدیث ہے جس کے روایت کرنے والے اخیرت ﷺ کے عهد سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقعہ بات

**حَدِيدَةُ حَمْرَةِ آنَّ وَحَدَتَ آنَّ وَحَادِبَةُ نَسْكَنَ كَيْ بَقْيَ مَلِ**

پا خال کر کے جھوٹ بولنا کمال ہوا ہی لیے تمام امت کا اجھائی فیصلہ ہے کہ اس پر ایمان لا اور آن کی طرح فرض اور اس کا الکار کفر مردی ہے۔ کچھ کوہ محدث ایک حدیث کا ثانیں بلکہ آخرت **حَمْرَةُ** کی نبوت کا انکار اور عین باہد آپ کے صدق و دلیات پر حلہ ہے۔

ذیل میں ہم حضور اکرم **صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ** کی سن و احادیث کی روشنی میں خاتم النبیین کے معنی و منعوں کا جائزہ لیں گے تا کہ ہم جان سکیں کہ آپ **حَمْرَةُ** نے اس کا کیا مقتیابان فرمایا ہے۔

**حَرَتُ الْوَهْرُ وَ رَشِيْهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ سَرَّ**

ان مثلی و مثل الانبياء من قبلی کمثل رجل یعنی بیتا فاحستہ و اجملہ الا موضع لبنة من زلوبیہ فجعل الناس يطوفون به و يتعمدون له و يقولون هلا و صنعت هذه البتنة فانا اللبنة و انا خاتم النبيین۔ (بخاری کتاب الناقب بباب خاتم النبيین جلد اس (۵۰۱)

”نیری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انجیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے ایک حسین و جبل کمر بنا لیا مگر ایک کونے میں یہ کیا بنت کی جگہ جھوڑ دی لوگ اس کمر کے گرد پچکھاتے اور (اس کی خوبصورتی اور عمرگی پر) انہمار توجہ کرتے اور کہتے کہ یہ بنت کیوں نہیں لگائی گئی۔ (کاش یہ بھی لگ جاتی تا کہ کمر کمل ہو جاتا۔ آپ **حَمْرَةُ** نے ہر یہ فرمایا میں ہی وہا بنت ہوں اور خاتم النبیین ہوں“

اس حدیث مبارکہ سے معلوم کہ قصر نبوت جس کی نبوت اول حضرت آدم علیہ السلام تھے اور نبوت آخر حضور علیہ السلام ہیں وہ اپنی بھیل کو بھی چکا اب اس کے بعد کسی بنت کی بھائیش نہیں جو قصر نبوت میں لگ سکے۔ دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ سیدنا مسیح علیہ السلام جو قرب قیامت دنیا میں دوبارہ تحریف لائیں گے وہ ”من قبلي“ میں شاہ ہیں لیتی وہ ان انجیاء میں سے ہیں جنہیں آپ **حَمْرَةُ** کی بیٹت سے پہلے منصب نبوت حطا کیا گیا۔ اس حدیث نے نبوت کو حصی بھیل کے ساتھ تحریف دے کر (لطہ قابیان کے) ان تمام وتنی اعتبارات اور خود را اشیدہ حیثیات کو جس سے اکماڑ پھینکا ہے اور مسلمانوں کو ذہن سے نکال کر محروم کے ہاؤے میں داخل کر دیا ہے۔ جس میں وتنی حیثیات و اعتبارات کا اختلال ہی نہیں۔ (بلکہ ہر شخص سر کی آنکھوں سے مشہدہ کر کے یہ فیصلہ کر سکتا ہے کہ قصر نبوت کی بھیل ہو چکی۔ اب اس پر ہر یہ اضافے کی قطعاً کہنی بھائیش نہیں)

اور جب ماں کس عمارت، عمارت کو پایہ بھیل بکھرا کر اسے ختم کرو تو ہر دوسروں کو یہ حق حاصل نہیں کر سکتا

**حَدِيدٌ مُّنْهَى تَرَكَانَ وَهَمَتَ آذَانَ حَاتِبٍ لِّمَنْ كَيْدَنِي مُنْ**  
**فَشَكَرَ بَنِي كَثِيرٍ كُوْثُمَ كَرْدَنَّا شَقَّشَ (بِسْ جَبَدَهَا لِكَسْجَارَ نَقْرَنَوْتَ كَيْجَيلَ كَاعَلَانَ كَرْدَيَا توْكَسَ كَيْهَتَ بَهَ كَهَ**  
**اسَ كَيْتِرْ جَارِي رَكَّهَا لِلَّهِ تَعَالَى سَمَالَبَهَ كَرَهَ)**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

”کانت ينوا اسرائیل تسوسهم الا نبیاء کلماء هلك نبی خلفه نبی و انه لا  
نبی بعدی وسيكون خلفاء في كثرون۔ (بخاری ح کتاب الانبیاء ص ۲۹۱)

”پہلے نانے میں نبی امرائل کی قیادت ان کے نبی کیا کرتے تھے۔ جب ایک نبی و مسلم فرماجاتا تو اللہ  
پاک نبی دعا را جو شفاف ملکیت میرے بعد کوئی نبی جو شفاف نہ ہو گا۔ (اس لیے اب) مسلمانوں گے جو بکثرت ہوں  
گے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا!

”أَنَ الرَّسُولُ وَ النَّبِيُّ قَدَا اقْطَعُتْ فَلَأَرْسُولٍ بَعْدِي وَ لَا نَبِيٍّ (ترمذی ح ۲۲ ص ۵۵)  
”بے شک رسالت و نبوت (بیرونی بیش کے بعد) مغلظ ہو گئی ہے جس سب سے بعد اب کوئی رسول ہو گا اور  
نبی“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا!

”قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَكَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لِكَانَ عَمْرِينَ  
الْخَطَابِ۔“ (ترمذی کتاب المناقب)

”خی اکرہنے نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہو تو عمر بن خطاب ہو گے۔“

”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِي  
بِمَنْزِلَتِهِ هَارُونٌ مِنْ مُوسَى الْأَنَّهُ لَأَنِّي بَعْدِي هُنَّ خَلْفَهُ فِي غَزْوَةِ تِبْرُوكَ۔“ (سلم  
کتاب فدائیں اصحاب بخاری کتاب فدائیں اصحاب)

”رسول اللہ ﷺ بے گزوہ کو کہو تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ پچھہ چھوڑتے وہ فرمایا میرے سامنے  
تمہاری نسبت وعی ہے جہاں دون کلوی کے ساتھ تھی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

”قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا مُحَمَّدًا وَإِنَّا أَحْمَدُ عَلَى الْمَاحِي الَّذِي  
يَسْعَى بِنِي لِلْكُفَّرِ وَإِنَّا لِلْحَاشِرِ النَّاسَ عَلَى عَقْبِي وَإِنَّا لِلْعَاقِبِ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ

حکایت ثبوت برحیہ ختم نبوت اور حادثہ اذکار باب میں کی تحقیق میں

یعدہ نبی۔ (بخاری، مسلم زمی، المسدرک)

”خی اکرم ﷺ نے فرمایا میں مجھوں، میں احمد ہوں، میں مائی ہوں کہ سرے ذریعہ کفر کو خوب کیا جائے  
گا۔ میں مبشر ہوں کہ سرے لحد خشر پا ہو گا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“

”گی النبوہ ولکم الخلافہ۔ (کنز الاعمال ج ۱۱ ص ۷۰۶)

”نمہ سے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت“

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا!

”فَنَّا رَسُولٌ مِّنْ أَنْوَارٍ كَتَبَ حَيَا وَمِنْ يَعْلَمٍ بَعْدِي (کنز الاعمال ج ۱۱ ص ۷۰۳)

”میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جسے اپنی زندگی میں پالوں (یعنی جسمیہ کی تلاہی) حیات میں بیدا ہو) اور  
اس شخص کا بھی جسمیہ کے بعد (قیامت تک) بیدا ہو۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خدا کوئی آپ ﷺ کی تلاہی حیات میں بیدا ہو یا بعد ازاں وصال قیامت تک بیدا  
ہو۔ آپ ﷺ سب کیلئے نبی اور رسول ہیں۔ چنانچہ ان مدد و نجہ بالا احادیث سے معلوم ہتا ہے کہ اب کوئی شخص ظیفہ  
الرسول تو ہو سکا ہے لیکن نبی نہیں ہو سکا۔

**عقیدہ ختم نبوت لور آثار صحابہ و تبعینہ**

ذیل میں ہم چند صحابا کرام نامیں اور اکابرین امامت کا قول ختم نبوت کے حوالے سے درج کر رہے ہیں۔

حضرت مولیٰ اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”مکب و مکب مختلط ہو گئی اور دینِ الہی تمام ہو چکا کیا ہری زندگی  
عی میں اس کا نقصان شروع ہو جائے گا“ (ذرین خلquam)

آپ ﷺ کے وصال تلاہی کے وقت حضرت مولیٰ اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”آج ہم وہی کو اور خدا کی  
جانب سے کلام کو گمراہ کر سکے ہیں“ (کنز الاعمال)

ای مضمون کا کلام سچ بخاری میں حضرت قادر عالم اور سیدنا مولیٰ اکبر رضی اللہ عنہ سے م Howell  
ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آخرت ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت مولیٰ اکبر رضی اللہ عنہ  
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا چلو ام ایمن رضی اللہ عنہ مسما کی زیارت کر آئیں۔ کیونکہ آخرت ﷺ بھی ان کی  
زیارت کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا عیان ہے۔ ہم تو ہاں گئے۔ ام ایمن رضی  
الله عنہ میں دیکھ کر رونے لگیں۔ ان دونوں حضرات نے فرمایا وہ کہو ام ایمن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

**حییدہ ختم نبوت فر**

کلیے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک آپ کے والے مقدر ہے انہوں نے کہا "یقین میں بھی جانتی ہوں کہ آپ  
کلیے وہی بہتر ہے جو اللہ کے نزدیک ہے۔ لیکن میں اس پر رہتی ہوں کہ آسمانی خبریں ہم سے مختلف ہو گئیں۔ دعویوں  
حضرات بھی یہ سن کر ان کے ساتھ ہونے لگے۔" (کذافی للحر)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ"  
آپ **نبوت** کے دعویوں شانوں کو درمیان کے ہم نبوت ہے اور آپ **نبوت** اور غایباء کے ختم کرنے والے ہیں" (رواه ترمذی  
فی الشماک)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **امن مجہہ** اور **بیکی** نے یہ اتفاق اور طبیعت کے ہیں۔ "ام سالہ اپنے درود اور  
برکتی رسولوں کے سردار اور تھیوں کے امام اور غایباء کے ختم کرنے والے پہاڑل فرا" (شرح خطاء)  
حضرت وہب بن عبد رضی اللہ عنہ جو کتب ساجدہ کے مشہور عالم ہیں فرماتے ہیں کہ خدا و دنیا میں نہ امت  
غمی **نبوت** کی نسبت ایک بولی کلام میں ارشاد فرمایا "میں انہی پر وہ خیر ختم کروں گا جس سے میں نے اوقیان شروع کیا  
ہے"

### حییدہ ختم نبوت اور علمائے امت

علامہ امن حمزہ میں "اور سچا واقعی کا سلسلہ نبی اکرم **نبوت** کی وفات کے بعد مختلف ہو چکا ہے۔ وہیل  
اس کی یہ ہے کہ وہی نہیں ہوتی گرائیک نبی کی طرف اور اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ **نبوت** نہیں ہیں تم میں سے کسی کے  
باپ گروہ اللہ کے سوچیں ہیں اور خاتم ہیں نبیوں کے" (المحلی ج ۱ ص ۲۶)

حضرت نام خدا میں فرماتے ہیں امت نے اس لفظ (لانی بھدی) سے بالا جائی یہ سمجھا کہ نبی اکرم **نبوت**  
نے یہ بتایا ہے کہ آپ **نبوت** کے بعد بھی نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی رسول اور یہ کہ اس میں کسی نادیل ہو تو تھیں کی  
میجانش نہیں ہے جو شخص اس کی نادیل کر سکا سے خاص سمجھی کے ساتھ تھوس کرے اس کا کلام مجھنا نہ کہ اس کی حم  
سے ہے۔ اور یہ نادیل اس پر کفر کا حکم لگانے میں مانع نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس نص کو جھلا رہا ہے جس کے متعلق تمام  
امت کا اتحاد ہے کہ اس کی نادیل و تھیں نہیں کی جاسکتی" (الاتصالی الاعقاوی ۱۱۳)

علامہ امن کثیر فرماتے ہیں "بروہ شخص جو نبی اکرم **نبوت** کے بعد اس مقام (نبوت) کا گھٹی کرے وہ جو مدد  
مفتری، دجال گرا اور گمراہ کرنے والا ہے"

**ملائی قاری فرماتے ہیں "اور ہمارے نبی اکرم **نبوت** کے بعد نہ کس کا دھوٹی کفر ہے بالا جائی امت" علامہ محمود**

---

آلوی فرماتے ہیں "اور نبی اکرم ﷺ کا نام انجین ہونا ان باتوں میں سے ہے جن کی کتاب اللہ نے تصریح کی اور سنت نے واثقانہ بیان کیا اور امامت نے اس پر اجماع کیا۔ لہذا اس کے خلاف دھوکہ کرنے والے کی عکسی کی جائے گی اور اگر اصرار کر کے تو قتل کیا جائے گا۔" (رسول حملہ ج ۲۲ ص ۳۹)

علامہ ابن حجر عسقلانی کی فرماتے ہیں "جو شخص علیہ الرحمۃ کریمہ کی وجہ کی وجہ کا اعتقاد رکھے جماعت مسلمین کا فرز ہو گیا۔"  
حضرت شاہ عبدالعزیز بن الحفار کی میثاقیہ فرماتے ہیں "کوئی رسول ہیں اور انہیاء کے فتح کرنے والے ہیں"  
فتاویٰ علیگیری میں ہے کہ "جب کوئی آدمی حدیدہ نہ کرے کہ مجھے آخزی نہیں ہے تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کہے کہ میں رسول اللہ ہوں یا قادری میں کہے کہ میں خبر ہوں اور مراد یہ ہو کہ میں پیغام پہنچانا ہوں تو بھی کافر ہو جاتا ہے"

